عاشقوں کا سفرِ مدینہ

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں

ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کِیا کرو کیونکہ یہ حاضِری کا دن ہے کہ اِس میں فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں اور جو شَخْص بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اُس کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کِیا جاتا ہے۔ راوِی فرماتے ہیں کہ میں نے عَرْض کی: کِیا وِصالِ ظاہِری کے بعد بھی؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام) کے جِسْموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، اُنہیں روزی دی جاتی ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

1…ابنِ ماجه، کتاب ماجاء في الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حديث: ۱۶۳۷

2…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حديث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے ربّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث: 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حُکْم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی

---

1 ... بخاري، كتاب احاديث الانبياء، باب ماذكر عن بني اسرائيل، ۲/۴۶۲، حديث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام اپنی بَرَکتیں لُٹارہا ہے، یہ وہ مُبارک اَیّام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِمینِ حج، حج کی سعادت پاکر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کی زِیارت سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، یقیناً ذِکْرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے باعِثِ تسکینِ دل وجان ہے، عُشّاقِ مدینہ اِس کی فُرقَت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کے ہِجر و فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخْت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قَرار دیتا ہے۔ کسی عاشقِ رسول نے مدینے کی پُر نُور فضاؤں میں گُزری ہوئی ساعَتوں کو یاد کرتے ہوئے کیا خُوب کہا ہے کہ

وُہی ساعتیں تھیں سُرور کی، وُہی دن تھے حاصِلِ زِندگی
بحُضورِ شافعِ اُمَّتاں مِری جِن دِنوں طَلَبی رہی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سَفرِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفرِ حج میں مَناسِکِ حج (اَرکانِ حَج) ادا کرنے کے بعد شدید عَلیل (یعنی سخت بیمار) ہو گئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِمْتِدَادِ مَرَض (یعنی بیماری کے طَوِیل ہو جانے) میں مجھے زِیادہ فِکْر، حاضِریِ سَرکارِ اَعظم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی تھی۔ جب بُخار کو اِمْتِدَاد (یعنی طُول)

پکڑ تا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قَصدِ حاضِری کیا، یہ عُلَماء مانِع ہوئے (یعنی روکنے لگے)۔ اَوَّل تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سَفَر طَوِیل! میں نے عَرض کی: "اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصلِ مقصود زِیارتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف (مزہ) نہیں۔" اُنہوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اِشْعار کیا (یعنی مجھے میری حالت یاد دِلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: "مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ [1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قبْر کی) زِیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی" فرمایا: تم ایک بار تو زِیارت کر چکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمْر میں کتنے ہی حج کرے زِیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دُعا فرمائیے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تک پہنچ لُوں۔ رَوضَۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔ [2]

اَصلِ مُراد حاضِری اُس پاک دَر کی ہے اُس کے طُفیل حج بھی خُدا نے کرا دِیے

(حدائقِ بخشش ص202)

شَہِ اَبرار کی چوکھٹ پہ سَر ہو میرا خَم مَولیٰ چلوں دُنیا سے میں اِس شان سے اے کاش! یَا اللہ
نکل جائے رسولِ پاک کے جلووں میں دَم مولیٰ سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو

(وسائلِ بخشش ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ فائض

1…کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث:۲۴۵۸

2… عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارتیں، ص ۱۴۵

www.dawateislami.net

الاَنْوار کی حاضِری کے لئے کِس قدر بے قرار رہا کرتے تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاہتے تو کچھ مُدَّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر عشقِ رسول چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور حاضِریِ بارگاہِ رسول آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا سخت عَلالَت (بیماری) بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو درِ رسول کی حاضِری سے نہ روک سَکی، الغَرَض آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضَۂ رسول کی ایک جھلک دیکھ لُوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لُوں، پھر بھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروانہ ہو گی نیز آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ جُملہ بھی تاریخ میں سُنہری حُروف سے لکھنے کے قابل ہے کہ **"اگر سچ پوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارَتِ طَیِّبَہ ہے، دونوں بار اِسی نِیَّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف نہیں۔"**

اے کاش! ہمیں بھی حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حقیقی عشق اور مدینے کی سچّی تڑپ نصیب ہو جائے، یقیناً جن کے دِل میں مدینے جانے کا شوق رہتا ہے، اُن پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ضرور کرم ہوتا ہے اور اَسباب و وسائل نہ ہونے کے باوُجود بھی اُنہیں حَیرت اَنگیز طور پر حاضِری کی سَعادَت نصیب ہو جاتی ہے، بلکہ اگر یُوں کہا جائے تو شاید غلط نہ ہو گا کہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ و مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا وہ مُقدَّس مقامات ہیں جہاں لوگ خُود نہیں جاتے بلکہ بُلائے جاتے ہیں، آیئے اب مدینے کی تڑپ دِل میں پیدا کرنے کے لئے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا اور رَوْضَۂ اَقْدَس کی حاضِری کے فضائل سے مُتَعَلِّق تین (3) فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

مدینہ لوگوں کو پاک وصاف کر دیتا ہے

﴿1﴾ اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ یعنی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا)

لوگوں کو یُوں پاک وصاف کر دیتا ہے جیسے بَھٹّی لوہے کا زنگ صاف کر دیتی ہے۔ [1]

شفاعت کا پَروانہ

﴿2﴾ جو شَخص میری (قَبْر کی) زِیارَت کے لئے آئے اور میری زِیارَت کے سِوا اُس کا کوئی مقصد نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قِیامت کے روز اُس کی شفاعت کروں۔ [2]

میری قَبْر کی زِیارت کرنا میری ہی زِیارت کرنا ہے

﴿3﴾ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس نے میری وَفاتِ ظاہِری کے بعد حج کیا پھر میری قَبْرِ مبارَک کی زِیارَت کی تو گویا اُس نے میری حیات ہی میں میری زِیارَت کی۔ [3]

زِیارتِ رَوضۂ اَقدس کے دس (10) فوائد

مُبلِّغِ اِسلام شیخ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلْب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبْرِ اَقدس کی زِیارَت کرنے والے کے لئے دس (10) کرامات یعنی عِزَّتیں ہیں: (۱) وہ بُلند مَرتَبہ ہو گا (۲) حُصولِ مقصد میں کامیاب ہو گا (۳) اُس کی حاجت پُوری ہو گی (۴) اُسے عَطِیّات خَرْچ کرنے کی توفیق مِلے گی (۵) وہ ہلاکت و بَربادی سے اَمْن میں رہے گا (۶) عُیوب ونَقائِص سے پاک ہو گا (۷) اُس کی مُشکِلات آسان ہوں گی (۸) حادِثات سے اُس کی حِفاظت ہو گی (۹) اُسے آخِرت میں اچّھا بدلہ مِلے گا اور (۱۰) مَشرِق و مَغرِب کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مِلے گی۔ [4]

یارَبّ! تیرے مَحبوب کا جلوہ نظر آئے　　اُس نُورِ مُجَسَّم کا سَراپا نظر آئے

1...مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، ص۷۱۷، حدیث: ۱۳۸۲

2...معجم کبیر، سالم عن ابن عمر، ۱۲/ ۲۲۵، حدیث: ۱۳۱۴۹

3...دارِ قُطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۷

4...الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون: فی زیارۃ النبی، ص۳۰۷-۳۰۸ ملخصاً

www.dawateislami.net

ہُوں جس کی غُلامی میں وہ آقا نظر آئے ... اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے
جب آنکھ کُھلے گُنبدِ خَضرا نظر آئے ... تابِندہ مُقدّر کا سِتارہ نظر آئے
اُس در پہ کبھی کاش! یہ منگتا نظر آئے ... جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کی حاضِری کس قدر باعِثِ سعادت ہے کہ اِس کی بَرَکت سے گُناہ دُھل جاتے ہیں، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعت نصیب ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس خُوش نصیب کو قبرِ اَنور کی زِیارَت نصیب ہو جائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اُسے خُود حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارَت نصیب ہو گئی، بَہر حال ہمیں مدینے کی یاد میں ہر دم تڑپتے ہوئے اپنے بُلاوے کا مُنْتَظِر رہنا چاہئے اور صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال حج کے پُر بَہار موسم میں عازِمینِ حج وزائرینِ مدینہ کے ذریعے خُصُوصی طور پر اپنا سلام، بارگاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پہنچانا چاہئے۔

سلام بھیجنے والوں کو جوابِ سلام

نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری رُوح کو مجھ میں لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (1)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ یہاں رُوح سے مراد تَوَجّہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تو بَحَیاتِ دائمی (ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں۔ اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے دُرود پڑھنے پر زِندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ

1...ابو داود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ۲/۳۱۵، حدیث: ۲۰۴۱

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر لاکھوں دُرود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی رُوح نکلتی اور داخِل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ایک آن میں بے شمار دُرود خوانوں کی طرف یکساں (برابر) توجّہ رکھتے ہیں، سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سُورج بیک وقت سارے عالَم پر تَوَجّہ کرلیتا ہے، ایسے (ہی) آسمانِ نُبُوَّت کے سورج ایک وقت میں سب کا دُرود و سَلام سُن بھی لیتے ہیں اور اُس کا جواب بھی دیتے ہیں، لیکن اِس میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی، کیوں نہ ہو کہ مَظہرِ ذاتِ کِبْرِیا ہیں، (جیسے) رَبّ تعالیٰ بیک وقت سب کی دُعائیں سُنتا ہے (ویسے ہی اُس کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کی عطا سے ایک ہی وقت میں بے شُمار عاشقوں کا دُرود و سلام سُنتے ہیں۔) [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب حاضِریِ مدینہ اور سفرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے چند ایمان اَفروز واقعات اور اُن سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچِہ،

صحابیِ رسول کا عقیدہ

مَرْوَان اپنے زمانۂ تَسلُّط (زمانۂ حکومت) میں ایک دن کہیں چلا جارہا تھا کہ اُس نے کسی شَخْص کو دیکھا کہ وہ حُضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ اَنْوَر پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہے۔ مَرْوَان نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ جب وہ مَرْوَان کی طرف مُتَوَجّہ ہوئے تو پتا چلا کہ وہ تو حضرتِ سَیِّدُنا ابُو اَیُّوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اُنہوں نے فرمایا: ہاں، میں کسی پتّھر کے پاس نہیں آیا، میں تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُضُور حاضِر ہوا ہوں

1...مرآۃ المناجیح ۲/۱۰۱

www.dawateislami.net

میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُن رکھا ہے کہ دِین پر اُس وقت آنسو نہ بہانا جب اُس کی ذِمّہ داری لائِق و اَہل کے پاس ہو، دِین پر اُس وقت آنسو بہانا جب اُس کی ذِمّہ داری نالائق و نااَہل کے پاس ہو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے معلوم ہوا کہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے پناہ مَحَبَّت کیا کرتے تھے اور اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی قَبْرِ اَنْور میں زِندہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو اَیّوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَرْوان کو اِنتہائی کَھرا جواب دیا کہ میں کسی پتّھر کے پاس نہیں آیا جو کہ بے جان ہوتا ہے نہ سُن سکتا ہے نہ بول سکتا ہے بلکہ میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لَبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضِر ہوا ہوں جو آج بھی اپنی قَبْرِ اَنْور میں حَیاتِ باکمال کے ساتھ مُتَّصِف ہیں، لِہٰذا ہمیں بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچتے ہوئے اِسی عقیدے پر ثابِت قدم رہنا چاہئے کہ نہ صِرْف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بلکہ تمام کے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قَبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: "اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اپنی قبروں میں زِندہ ہیں (اور) نمازیں (بھی) ادا فرماتے ہیں۔"[2] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا، زمین پر حرام کر دیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، روزی دِیے جاتے ہیں۔[3]

1...مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۹/۱۴۸، حدیث: ۲۳۶۴۶

2...مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۲۱۶، حدیث: ۳۴۱۲

3...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب: ذکر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

www.dawateislami.net

تُو زِندہ ہے واللہ تُو زِندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چھُپ جانے والے

(حدائقِ بخشش ص158)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قطبِ وقت حضرت سَیِّد احمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سفرِ مدینہ

اِمامُ العارِفین، غَوثِ زماں حضرت سَیِّد احمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج سے فارِغ ہو کر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً) روضۂ اَنور پر حاضِر ہوئے تو عَرَبی میں یہ دو اشعار پڑھے:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ فَھِیَ نَائِبَتِیْ
وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

"یعنی دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو خِدمتِ اَقدس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانۂ مُبارَکہ کو چوما کرتی تھی اور اب بدن کے ساتھ حاضِر ہو کر مِلنے کی باری آئی ہے تو اپنا دستِ مُبارَک دراز فرمایئے تاکہ میرے ہونٹ دَست بوسی کا شَرَف حاصِل کر سکیں۔" جونہی یہ اَشعار خَتْم ہوئے قَبرِ مُنَوَّر سے دستِ مُبارَک ظاہِر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَست بوسی کی سَعادت حاصِل کرلی۔[1]

واہ کیا جُود و کَرَم ہے شہِ بَطحا تیرا "نہیں" سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے اَکابِر و بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

1 . . . الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک، ۲/ ۳۱۴

www.dawateislami.net

مدینے کی حاضِری کے لئے بہُت بے چین رہا کرتے تھے جیسا کہ اِمامُ العارِفین حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سُنا کہ اُن پر یادِ طیبہ اور عشقِ رسول کا غَلَبہ رہا کرتا تھا بلکہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تسکینِ عشق کی خاطر جسمانی طور پر نہ سہی پر رُوحانی طور پر پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ اقدس کی چوکھٹ کو چُوم آیا کرتے تھے، مگر اِس کے باوُجود آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جِسْم و رُوح کے ساتھ دیارِ محبوب سے بُلاوے کے مُنتظِر رہا کرتے تھے۔ پھر جب اُن کی قسمت چمکی، اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور بار گاہِ رسالت سے اُنہیں بُلاوا آیا تو جِسْم و رُوح کے ساتھ جانبِ مدینہ روانہ ہوئے اور آستانۂ عالِیَہ میں پہُنچ کر عقیدت سے بھرپور اَشعار بار گاہِ اَقدس میں ہدیۃً پیش کئے، کرم بالائے کرم ہوا کہ بار گاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں عاشقِ زار کے اَشعار دَرَجۂ قَبولیّت حاصِل کر گئے، رَحمتِ مُصْطَفٰے کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبرِ اَنور سے اپنا دَستِ اَطہر باہر نِکال کر اپنے سچّے عاشق کی دَست بوسی کی دیرینہ (دے۔ رِی۔ نہ، یعنی پُرانی) خواہش کو ہاتھوں ہاتھ پُورا فرما دِیا۔

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں — کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی — دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ مِلّت کا سفرِ مدینہ

پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بُزُرگ اَمیرِ مِلّت حضرت مَولانا پیر سیّد جماعت علی شاہ مُحدِّث علی پُوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مَرتَبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کے ایک کُتّے کو اِتِّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دِیا جس کی چوٹ

www.dawateislami.net

سے کُتّا چیخا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہہ دِیا کہ آپ کے فُلاں مُرید نے مدینے شریف کے ایک کُتّے کو مارا ہے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے چین ہو گئے اور اپنے مُریدوں کو حُکْم دِیا کہ فوراً اُس کتّے کو تلاش کر کے یہاں لاؤ چُنانچِہ کُتّا لایا گیا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر کہنے لگے: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلَطی) کو مُعاف کر دے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت و دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے جانوروں سے بھی کس قدر مَحَبَّت فرماتے تھے، اُنہیں ہرگز یہ گوارا (منظور) نہ تھا کہ کوئی دِیارِ محبوب کے کُتّوں کے ساتھ بھی ناروا (نامُناسِب) سُلوک کرے اور اُنہیں اَذِیّت پہنچائے۔ یِہی وجہ ہے کہ اَمیرِ مِلّت پیر سیِّد جماعت علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جیسے ہی یہ معلوم ہوا کہ میرے کسی مُرید نے اِس مُقدَّس شہر کے ایک کُتّے کو ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چین و قرار جاتا رہا، بے قراری کے عالَم میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً حُکْم صادِر (جاری) فرمایا کہ کسی بھی صُورت میں اُس کُتّے کو ڈھونڈو اور میرے پاس لاؤ چنانچِہ جب اُس کُتّے کو لایا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مشہورِ زمانہ عاشِقِ رسول، لاکھوں مریدین کے پیشوا اور ایک ولیِ کامِل نے گِریہ وزاری کرتے ہوئے اُس کُتّے سے نہ صِرف اپنے مُرید کی لَغزِش (غَلَطی) کی مُعافی مانگی بلکہ عُمدہ غِذاؤں سے اُس کی خَیر خواہی اور دِلجُوئی بھی فرمائی نیز جب دل مُطْمَئِن نہ ہوا تو ایک بار پھر اُس سے

1 . . . سنّی علماء کی حکایات نمبر: ۳۷، ص ۲۱۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

مُعافی کی درخواست کرنے لگے۔

وسوسہ

ممکن ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ آئے کہ کُتّا تو بَظاہر ایک معمولی جانور ہے، لہٰذا اُس کے ساتھ اُس طرح کا بَرتاؤ(سُلوک) کرنا اور اُس کے آگے گِڑگِڑاتے ہوئے مُعافی مانگنا ایک ولیِ کامِل کو اور وہ بھی سفرِ مدینہ جیسے پاکیزہ و مُقدَّس لَمحات کے مَوقَع پر ہرگز ہرگز زیب نہیں دیتا۔

جوابِ وسوسہ

یاد رکھئے! کُتّا اگرچِہ بَظاہر ایک معمولی جانور ہے مگر اُسے یا کسی بھی جانور کو بِلاوَجہ مارنا مَنْع ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت" جِلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: **"بِلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سَر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بِالاِجماع ناجائز ہے۔"** رَہا ایک ولیِ کامِل کا ایک کُتّے کے ساتھ حُسنِ برتاؤ(اچّھے سُلوک) سے پیش آنا، تو یہاں یہ بات ذِہن نَشِین رکھنا نہایَت ضَروری ہے کہ جب کسی معمولی چیز کو کسی نبی، ولی یا کسی مُقدَّس چیز کی صُحبت یا اُن سے نِسبت حاصِل ہو جاتی ہے تو اُس صُحبت و نِسبت کی بَرَکت سے وہ معمولی چیز معمولی نہیں رہتی بلکہ غیر معمولی، اَہَم اور اَنمول ہو جایا کرتی ہے جیسا کہ قِطْمِیْر اگرچہ سگِ اَصحابِ کَہف (یعنی اَصحابِ کَہف کا کُتّا) تھا مگر اللہ والوں کی صُحبت و نِسبت کی بدولت، اَہَمِّیَّت حاصِل کر گیا نیز اِسی بِنا پر قرآنِ کریم میں اُس کا تَذکِرہ بھی مَوجود ہے اور وہ جنّت میں بھی جائے گا جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تَحریر فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے، حُضور (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اُونٹنی قَصوا، اَصحابِ کَہف کا کُتّا، حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام کی اُونٹنی (اور) حضرت عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) کا دراز گوش (یعنی گدھا۔)[1]

1...مرآۃ المناجیح، ۷/۵۰۱

www.dawateislami.net

لٰہذا جس کُتّے کو اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید نے ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا تھا وہ بھی کوئی عام کُتّا نہ تھا بلکہ اُسے حبیبِ کِبْرِیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے شہر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ سے نِسبت حاصِل تھی وہ دِیارِ محبوب کے گلی کُوچوں سے تَعَلُّق رکھنے والا تھا، اِسی وجہ سے اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس کتے کا اَدَب و اِحتِرام بَجالائے اور اُس سے مُعافی کے طَلَبْگار ہوئے، بَہر حال یہ عشق و مَحبَّت کی باتیں ہیں اور عشق و مَحبَّت والے ہی اِنہیں سمجھ سکتے ہیں۔

کہ مدینے کے وہ کُوچوں میں پھرا کرتے ہیں — آپ کی گلیوں کے کُتّوں پہ تَصَدُّق جاؤں
ہے سُکوں اُن کو مُیَسَّر سبز گُنبد دیکھ کر — آپ کی گلیوں کے کُتّے مجھ سے تو اچّھے رہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے دَرْد تیری جگہ تو میرے دل میں ہے

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۳۹۰ھ میں حج وزِیارت کی سَعادت حاصِل کی، اِس ضِمن میں مدینہ کا ایک اِیمان اَفروز واقِعہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں پھسل کر گر گیا، داہنے ہاتھ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی، دَرْد زِیادہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تُو تو مجھے یار کے دروازے سے مِلا ہے۔

مجھے دَرْد دینے والے تری بندہ پَروَری ہے — تِرا دَرْد میرا دَرماں تِرا غم مِری خوشی ہے

(فرماتے ہیں کہ) دَرْد تو اُسی وَقْت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، ستر ہ (17) دن کے بعد مُسْتَشْفٰی مَلِک یعنی شاہی اَسپتال میں ایکسرے لِیا تو ہڈّی کے دو ٹکڑے آئے، جن میں قدرے فاصِلہ ہے مگر ہم نے عِلاج نہیں کرایا، پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے اُس اَسپتال کے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ یہ خاص کَرِشْمہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبّی لحاظ سے حَرَکت بھی

www.dawateislami.net

نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے (X-Ray) میرے پاس ہے، ہڈی اب تک ٹُوٹی ہوئی ہے، اِس ٹُوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اِس ٹُوٹے ہوئے ہاتھ کا عِلاج صِرف یہ کیا کہ آستانۂ عالیہ پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حُضور! میرا ہاتھ ٹُوٹ گیا ہے، اے عبدُ اللہ بن عَتِیک (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ٹُوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعاذ بن عَفْراء (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ٹُوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹُوٹا ہاتھ جوڑ دو۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا کیسا مَدَنی ذِہن تھا کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ میں پیش آنے والے مَصائب و آلام کو نہ صِرف خَندہ پیشانی سے سہہ لیا کرتے تھے بلکہ اُنہیں اپنے لئے باعِثِ سَعادت تصوُّر کیا کرتے تھے جیسا کہ بَیان کردہ واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی مگر آپ کے صَبْر و اِستِقلال اور سعادت مَندی کا یہ حال تھا کہ آہ و بُکا اور چیخ و پُکار کرنے کے بجائے اُس کے سبب ہونے والے دَرْد کو اپنے لئے تمغا (اِنعامی علامت) سمجھ کر قَبول کرلیا کہ یہ تو میرے لئے دِیارِ نبی کی ایک عُمدہ سوغات ہے۔ بَہر حال یہ اُنہی مُبارَک ہستیوں کا خاصّہ تھا کہ اُنہیں راہِ مدینہ کا کانٹا بھی پُھول محسوس ہوتا تھا، اے کاش! ہمیں بھی اِن بُزُرگوں کا صَدَقہ نصیب ہوجائے اور اے کاش! ہم بھی جب عازِمِ مدینہ ہوں تو سفرِ مدینہ کی خُوب خُوب بَرَکتیں پائیں اور اِس دَوران مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا اور مَکِینِ گُنبدِ خضرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں اِس قدر فَنا ہوجائیں کہ اِس راہ میں آنے والے مَصائب و آلام ہمارے لئے نہ صِرف رَاحت و اِطمینان کا ذریعہ ہوں بلکہ غمِ دنیا و غمِ مال سے نَجات اور ہمارے گُناہوں کی بخشش کا سبب بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیرِ نعیمی، ۹/ ۳۸۸

www.dawateislami.net

آیئے !اب شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سفر مدینہ کے پُر کیف و نِرالے انداز کے بارے میں سُنتے ہیں کیونکہ بِلاشُبہ آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی عشقِ رسول کے ایسے دَرَجے پر فائز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شُمار بھی عاشقانِ رسول کی صَفِ اَوّل میں ہوتا ہے، اَمیرِ اَہلسنّت کے سفر مدینہ کے اَحوال سُن کر یقیناً ہمیں بہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا،

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفیَّت رہی اُسے کَما حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفرِ مدینہ کے مُختَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ جب مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کی طرف آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی روانگی کی مبارک گھڑی آئی تو ایئر پورٹ پر عاشقانِ رسول کا ایک جَمِّ غَفیر (بہُت بڑا ہُجوم) آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھا، مدینے کے دیوانوں نے آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جُھرمَٹ (حلقے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوزوگُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کَیفیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اورآپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اِن اَشعار کے مِصْداق نظر آرہے تھے

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو مدینہ مدینہ جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

عشق واُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضرِیِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً ہنستے ہوئے، مبارکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے زائرینِ مدینہ کا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک کلام میں اِس طرح سے مَدَنی ذِہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے! دلِ غمزدہ جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

بِالآخِر اِسی مَحْوِیَّت (مدینے کے خیال میں گم ہوجانے) کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزِل قریب آتی رہی، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سر زمین پر پُہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدر آشنا (جان پہچان رکھنے والے) کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سر زمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہو گیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سر زمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر ادا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

مدینہ اس لئے عطّار جان و دل سے ہے پیارا کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے دِلبر مدینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دَرْدِ مدینہ تو کوئی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھے کہ جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے شریف سے دُور ہوتے ہیں، اُس وَقْت بھی آپ کے لَبوں پر ہر دم ذِکْرِ مدینہ و ذِکْرِ شاہِ مدینہ جاری رہتا ہے، مگر جب بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سفرِ مدینہ کا مُژدہ مِلتا ہے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دل کی دُنیا زیر وزَبر ہو جاتی ہے، اَشکوں کا تَھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آتا ہے اور گویا آپ اِن اَشعار کی عَملی تصویر بن جاتے ہیں:

جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ مدینے کا سَفر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں بھی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صَدَقے غمِ مدینہ کی لازوال دَولت سے سَرفَراز فرمائے اور بار بار اپنے مرشِدِ کریم کے ساتھ سَفرِ مدینہ کی سعادت اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی باادَب حاضِری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں رَوْضَۂ رسول کے رُوبرُو سَلام پیش کرنا بہُت بڑی سعادت ہے۔ اے کاش! ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارَک لَمحات آئیں مگر یہ بھی یادر کھئے کہ جِسے اِس دَر کی حاضِری نصیب ہو اُس کے لئے ضَروری ہے کہ اِس بارگاہِ عالی کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذَراسی بے اِحتیاطی سَخْت مَحرومی کا سبب بَن سکتی ہے۔ آیئے! اب خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لکھی ہوئی عظیم الشان و مایہ ناز کتاب "بہارِ شریعت" کی روشنی میں سَفرِ مدینہ اور رَوضَۂ اَقدَس کی حاضِری کے کچھ آداب سُنتے ہیں چنانچہ،

حاضِریِ بارگاہ کے آداب

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مَولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَوضۂ رسول پر

www.dawateislami.net

حاضِری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❀ حاضِری میں خالص زِیارتِ اَقدَس کی نیّت کرو ❀ حج اگر فرض ہے توحج کر کے مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ حاضِر ہو۔ ہاں! اگر مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ راستہ میں ہو تو بغیر زِیارت حج کو جانا سَخْت مَحرومی وقَساوتِ قلبی (دل کی سختی) ہے اور اِس حاضِری کو قَبولِ حج وسَعادتِ دِینی و دُنْیوِی کے لیے ذریعہ ووسیلہ قرار دے اور اگر حج نَفْل ہو تو اِختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر مَحبوب کے دربار میں حاضِر ہو یا سرکار (یعنی بار گاہِ مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں پہلے حاضِری دے کر (اُس حاضِری کو) حج کی مقبولیّت و نُورانیّت کے لیے وسیلہ کرے ❀ راستے بھر دُرود و ذِکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ قریب آتا جائے، شَوق وذَوق زِیادہ ہوتا جائے ❀ جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ پِیادہ (پیدل) ہولو، روتے، سَر جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی کَثرت کرو اور ہوسکے تو ننگے پاؤں چلو،

حَرَم کی زمین اور قدَم رکھ کے چلنا ارے سَر کا مَوقَع ہے او جانے والے!

❀ جب قُبّۂ اَنوَر (یعنی نُورانی گُنبد) پر نِگاہ پڑے، دُرود و سلام کی خُوب کثرت کرو ❀ حاضریِ مسجد سے پہلے (اُن) تمام ضَرورِیات سے (کہ) جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعِث ہو، نہایت جلد فارِغ ہو، ان کے سِوا کسی بیکار بات میں مَشْغُول نہ ہو معاً (فوراً) وُضو و مِسْواک کرو اور غُسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خُوشبُو لگاؤ اور مُشک اَفضَل ❀ اب فوراً آستانۂ اَقْدَس کی طرف نہایت خُشُوع و خُضُوع سے مُتوجّہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مُونھ (مُنہ) بناؤ اور دل کو بَزور (کوشش کرکے) رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دِلی سے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف اِلتِجا کرو ❀ جب درِ مسجد پر حاضِر ہو، صلوٰۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضِری کی اِجازت مانگتے ہو، (پھر) بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تَن اَدَب ہو کر داخِل ہو ❀ اُس وقت جو اَدَب و تَعظِیم فرض ہے ہر

www.dawateislami.net

مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجد اَقدَس کے نَقْش و نِگار نہ دیکھو ❀ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کَتْرا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کی طرف ہو ❀ ہر گز ہر گز مسجدِ اَقْدَس میں کوئی حرف چِلّا کر نہ نکلے ❀ یقین جانو کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچّی حقیقی دُنیاوی جِسْمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَوْت صِرف وعدۂ خُدا کی تَصدِیْق کو ایک آن کے لیے تھی۔[1] ❀ اب اَدب و شوق میں ڈُوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے، لَرزتے کانپتے، گُناہوں کی نَدامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضْل و کَرَم کی اُمّید رکھتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَمینِ شَریفَین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبرُو (یعنی سامنے) مُواجَہہ شریف میں حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر اَنوار میں رُو بَقبلہ (رُو بہ قِبلہ یعنی قبلہ رُو) جلوہ اَفروز ہیں، لہٰذا مُبارَک قدموں کی طرف سے اگر آپ حاضِر ہوں گے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ بے کس پناہ، براہِ راست آپ کی طرف ہو گی اور یہ بات بیحد (بے حد) ذَوق اَفزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے سَعادتِ دَارَین (یعنی دُنیا و آخرت کی سعادت) کا سبب بھی ہے ❀ قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں یہی اَدَب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ، یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

1... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۶/ ۱۲۲۲ تا ۱۲۲۳ ملتقطاً

www.dawateislami.net

دربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُرانوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زِندہ ہیں اور آپ کو یعنی حاضری دینے والے کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے یعنی زائر کے دِل میں جو خیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطّلع ہیں۔ خبردار! جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے کہ ہمارے ہاتھ اِس قابِل ہی نہیں کہ جالی مُبارَک کو چُھو سکیں، لہٰذا چار (4) ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں، (ذرا سوچئے کہ) یہ شَرَف کیا کم ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو یعنی زائر کو اپنے مُواجَہَۂ اَقْدَس کے قریب بُلایا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ کَرَم اب خُصُوصِیَّت کے ساتھ آپ کی (یعنی زائر کی) طرف ہے ❀ اب (جبکہ) دل کی طرح آپ کا (یعنی زائر کا) مُونھ (مُنہ) بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوبِ عظیمُ الشّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آرام گاہ ہے، اَدَب اور شوق کے ساتھ دَرد بھری آواز میں اِن اَلفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ، (1)

مگر خیال رہے کہ سلام عرض کرتے ہوئے آواز نہ تو بہت بُلند اور سخت ہو کہ تمام اَعمال ہی ضائع ہو جائیں اور نہ ہی بہت آہستہ ہو بلکہ مُعْتَدِل (درمیانی) آواز ہونی چاہیے۔ (2)

---

1 ... یعنی اے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور بَرَکتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر، آپ پر سلام۔ اے گُناہ گاروں کی شَفاعت کرنے والے آپ پر سلام۔ آپ پر، آپ کی آل واَصحاب پر اور آپ کی تمام اُمَّت پر سلام۔

2 ... بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۲۲۴-۱۲۲۵، ملتقطاً و مفہوماً

www.dawateislami.net

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدَبوں سے　　اور مجھ سے بھی سرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو[1]

❀ حضورِ اکرم، نورِ مُجسَّم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، اُستاد، اَوْلاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگئے، بار بار عرض کیجئے: اَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے شفاعت مانگتا ہوں) ❀ پھر اگر کسی نے عرضِ سلام کی وصیّت کی ہو تو بجالایئے۔ شَرْعاً اس کا حکم ہے ❀ جب تک مدینہ طیّبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، ضَرورِیات کے سِوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہیے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ صرف یہاں ❀ مدینہ طیّبہ میں روزہ نصیب ہو، خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے ❀ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے تَصَدُّق (صَدَقہ) کیجئے ❀ روضۂ اَنْور پر نظر عبادت ہے جیسے کَعْبۂ مُعَظَّمہ یا قرآنِ کریم کا دیکھنا تو اَدَب کے ساتھ اِس کی کثرت کیجئے اور دُرود و سلام عرض کرتے رہیے ❀ پنجگانہ (دن میں 5 مرتبہ) یا کم از کم صبح و شام مُواجَہہ شریف میں عرضِ سلام کے لئے حاضر ہوں ❀ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گُنْبدِ مُبارَک پر نظر پڑے، فوراً دَسْت بَسْتَہ (ہاتھ باندھ کر) اُدھر مُونھ (مُنہ) کرکے صلوٰۃ و سلام عرض کیجئے، اِس کے بغیر ہرگز نہ گُزریے کہ خلافِ ادب ہے ❀ قبرِ کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کی جائے اور حتَّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے ❀ روضَۂ اَنْور کا نہ طواف کیجئے، نہ سجدہ، نہ اُس کے سامنے اتنا جھکئے کہ رُکوع کے برابر ہو۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے (اور روضَۂ اَنور کا سجدہ وطواف

1 ... وسائلِ بخشش، ص ۱۹۳

www.dawateislami.net

کرنا یا اُس کے آگے رُکوع کی حد تک جھکنا اِطاعتِ رسول کے خِلاف ہے)۔ (1)

کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے سفر مدینہ وحاضریِ مدینہ سے مُتَعَلِّق مزید دلچسپ حِکایات اور مکّہ و مدینہ کے بارے میں حیرت انگیز واقعات کی معلومات جاننے اور اپنے دل میں حاضریِ مدینہ کی سچّی تڑپ پیدا کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُرتَّب کردہ کتاب بنام "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکّے مدینے کی زِیارتیں" کا مُطالعہ نہایت مُفِید ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کتاب میں زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، صالحات کی 6، عُلمائے اہلسنّت کی 17، جِنّات کی 7 اور حَیوانات کی 9 حِکْمت سے بھرپُور حِکایات تحریر فرمائی ہیں نیز اِس کے علاوہ بھی اِس میں بہت سی مَعْلُومات فَراہَم کی گئی ہیں۔ آپ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلْتِجا ہے کہ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ حسبِ اِسْتِطاعت زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر سفرِ مدینہ کی سعادت پانے والے خُوش نصیبوں میں ثواب کی نِیَّت سے مُفْت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

1... بہار شریعت، حصہ ۱، ۶/ ۱۲۲۵ تا ۱۲۲۸ ملتقطاً بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے عاشقانِ رسول کے سَفَرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق دِل کُشا و دِلرُبا واقعات سُنے، اِن واقعات سے جہاں یہ مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے اَسلاف دَرِ مَحْبُوب کی حاضری کے لئے بے چین رہا کرتے تھے، وہیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ گُنبدِ سبز اور روضۂ اَقدس کی زیارت اُنہیں اپنی زندگی سے بھی زیادہ عزیز تھی، ہمارے اکابر و بُزرگانِ دین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات، بارگاہِ عالی کا ایسا اِحْتِرام بجالاتے کہ جسے سُن کر عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں، اگر اِس مُبارک سَفَر میں کوئی تکلیف پیش آتی تو اُسے اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھ کر برداشت کر جاتے بلکہ اُس دَر سے ملنے والے دَرْد کی دَوا کرنے کے بجائے اُسے محبوب کی طرف سے مِلنے والا عظیم تحفہ سمجھتے، محبوب کی بارگاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نسبت رکھنے والی مَعْمُولی چیز کو بھی نہایت عزّت و مقام دیتے، اگر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے بُلاوے میں تاخیر ہوتی تو رُوحانی طور پر دَرِ اَقْدَس کے بوسے لے آتے اور جب حاضری نصیب ہوتی تو اَشکبار آنکھوں سے سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصل کرتے، نیز اُس پاک سر زمین پر پہنچ کر اَدَب کی وجہ سے سُواری پر سُوار ہونے بلکہ چپّل یا جُوتے پہننے سے بھی گُریز کرتے۔ یقیناً اِن واقعات میں ہم سب کے لئے اور بالخُصوص اُن خُوش نصیبوں کے لئے بے شُمار مدنی پھول ہیں جنہیں عنقریب پیارے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اَنْور پر حاضری کی سعادت حاصل ہونے والی ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ زندگی میں جب بھی مدینۂ مُنَوَّرہ کی حاضری کی سعادت حاصل ہو، ان مدنی پھولوں اور بہارِ شریعت کی روشنی میں بیان کئے گئے حاضریِ بارگاہ کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو مُرشد کے ساتھ مدینے کی بااَدب حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت تادمِ تحریر 97 سے زیادہ شعبے قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک شعبہ "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ" بھی ہے جو کہ شب و روز پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ غمخوارِیِ اُمّت کی خوشبوؤں سے لبریز اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یاد رہے! اِس مجلس کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص علاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں نیز پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مثلاً ساؤتھ افریقہ، کینیڈا، ماریشس، امریکہ، اسپین، یونان، ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، افریقہ کے شہر (ممباسا، تنزانیہ، یوگنڈا)، اِنگلینڈ (کے شہر بریڈ فورڈ، برمنگھم)، بنگلہ دیش اور ہند میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ سے وابستہ اسلامی بھائی دُکھی اِنسانیّت کی خالِصَۃً غمخواری کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنے میں مصروف ہیں۔ اے کاش! ہم سب کو مدنی کام کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں — اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، اپنے دل میں مکّے مدینے کی تڑپ پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سَفَر کو اپنا مَعْمُول بنا لیجئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "صدائے مدینہ" لگانا بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فَجْر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے۔ نمازِ فَجْر کے لئے مُسلمانوں کو جگانا عظیم سعادت اور حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سُنّت ہے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب نمازِ فَجْر کے لئے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لئے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فَجْر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اُسے بھی جگا دیتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُرِیدِین و مُتَعَلِّقِیْن ومُحِبِّیْن اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مدنی اِنعامات میں سے ایک مدنی اِنعام صدائے مدینہ لگانے کا بھی عطا فرمایا ہے، بِلاشُبہ روزانہ سینکڑوں اسلامی بھائی فَجْر کے وَقْت مُسلمانوں کو نمازِ فَجْر کے لئے جَگاتے اور اَدائے فاروقی پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

جُواری مزدور تائب ہو گیا

مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قَبْل میں مَرَضِ عِصیاں (یعنی گناہوں کی بیماری) میں اِنتہاء درجے تک مُبْتلا ہو چُکا تھا۔ دن بھر مَزدوری

---

1 ... طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳

www.dawateislami.net

کرنے کے بعد جو رَقم حاصل ہوتی، رات کو اُسی سے مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خُوب عیّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین واَہلِ محلّہ کو خُوب تنگ کرتا،اِس کے عِلاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بے نمازی بھی تھا۔اِسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی اَیّام ضائع ہوتے رہے آخرکار میری قسمت کاسِتارہ چمکا۔ہُوا یوں کہ خُوش قسمتی سے میری مُلاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔مدنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت ملی اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے رسائل بھی سننے کو ملے۔جس کی برکت سے مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی وجُواری تائِب ہوکر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیابلکہ صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں۔تادمِ تحریر میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خُوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

1۔۔۔مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو[1] ❀ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔[2] مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو)، گرم دُودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے (تھوڑی) ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔[3] البتّہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❀ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❀ پانی تین سانس میں پئیں ❀ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❀ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے[4] ❀ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہیے ❀ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اُس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے

1...تِرمذی، ۳/۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲

2...ابوداود، ۳/۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸

3...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۷۷

4...اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی، ۵/۵۹۴

www.dawateislami.net

❀ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ اِستِعمال ہونے کے باوُجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے ❀ مَنْقُول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعَہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

---

1 . . . الفتاوى الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمي، ۱۱۷/۴، كشف الخفاء، ۳۸۴/۱

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابہ ٔکرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ ہر رات عبادت میں گُزارنے کا آسان نُسخہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net